سوال

(47) مسجد کے یناروں کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساؤتھ آل لندن سے محمد اشرف لکھتے ہیں ''برطانیہ میں مسلمان کے مسائل میں مساجد کے ینار تعمیر کرنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ بعض اوقات مقامی حکام سے مسلمانوں کے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف بھی پیدا ہوئے۔ اس بارے میں وضاحت کریں کہ ان یناروں کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا ان کا بنانا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد کے ینار تعمیر کرنے کی بنیادی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ اذان کی آواز دور تک پہنچائی جاسکے یہاں تک کہ مسلمان اذان کی آواز سن کر آگاہ ہوجائیں کہ نماز کا وقت ہوگیا اور اس کی تیاری کرلیں کیونکہ جتنی اونچی آواز اور بلند جگہ سے اذان دی جائے گی اتنی ہی دور اس کی آواز جائے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مسجدوں کے ینار نہیں ہوتے تھے لیکن اس امر کا ثبوت موجود ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی اونچی جگہ سے اذان دینے کا اہتمام موجود تھا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت زید بن ثابتؓ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ

''کان بیتی اطول بیت حول المسجد فکان بلال یوذن فوقہ من اول ما اذنہ الی ان النبی ﷺ مسجدہ فکان یوذن بعد علی ظہر المسجد وقد رفع لہ شئی فوق ظہرہ''

''وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب کے گھروں میں سے سب سے اونچا تھا اس لئے حضرت بلالؓ اس کے اوپر چڑھ کر اذان دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد نبوی کی باقاعدہ تعمیر ہوگئی تو اس کے بعد حضرت بلالؓ مسجد کی چھت پر چڑھ کر اذان دیتے تھے اور ان کے لئے مسجد کی چھت پر ایک بلند جگہ بھی بنائی گئی تھی۔''

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ اذان کے لئے بلند جگہ کا انتخاب حضور کے زمانے میں کیا گیا اور اس لحاظ سے اسے سنت قرار دیا جاسکتا ہے۔ دوسری بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت بلالؓ کے لئے مسجد کی چھت پر مخصوص جگہ اس غرض سے بنائی گئی تھی اور اس جگہ کو ینار کا قائم مقام قرار دیا جاسکت ہے۔ جہاں تک مسجد کے ساتھ ینار کی موجودہ شکل کا تعلق ہے اس کا آغاز حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ہوا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت شرجیل بن عامرؓ نے حضرت معاویہؓ کے حکم سے باقاعدہ ینار اور اس کی سیڑھیاں تعمیر کیں۔ ان دلائل سے اس کا سنت یا استحباب تو بہر حال ثابت ہوتا ہے لیکن اسے فرض اور ضروری بھی قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی اس کا کوئی واضح حکم موجود ہے۔ جہاں تک موجودہ دور میں یناروں کا تعلق ہے تو ان سے اذان کی آواز دور تک پہنچانے کا کام لیا جاتا ہے اس غرض کے لئے عام طور پر اکثر مسلم ملکوں میں لاؤڈ سپیکر بھی یناروں پر نصب کیے جاتے ہیں لیکن اب اس کے ساتھ ساتھ ینار ایک روایت بھی بن گئی ہے اور مسلم عبادت گاہوں کو دوسری عبادت گاہوں سے ممتاز کرنے کے لئے بھی ینار اہم کردار

ادا کرتے ہیں یا آبادی اور بستی کے دوسرے مکانات سے مسجد کو نمایاں ممتاز کرنے اور اس کی پہچان کے لئے بھی ایک ذریعہ بن چکے ہیں اس لئے اس کی یہ روایتی افادیت بھی اپنی جگہ مسلمہ ہے تاہم مینار کی تعمیر اس کی بلندی کو برطانیہ میں ایک مسئلہ بنا کر مقامی حکام سے جھگڑنا بھی ضروری نہیں ہے۔ اس کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے اور یہ ان بنیادی مسائل سے نہیں ہے جن کی وجہ سے کمیونٹی میں کوئی کھچاؤ پیدا کیا جائے۔ اس سے بھی اہم مسائل موجود ہیں جن کو بنیاد بنا کر ہم جدوجہد کرسکتے ہیں اور مقامی حکام پر دباؤ ڈال کر اپنے حقوق منوانے کے لئے انہیں قائل کرسکتے ہیں۔ لیکن آسانی کے ساتھ اور پرامن ذرائع استعمال کرکے اگر مینار بنانے کے لئے کوششیں کی جائیں تو اس میں قباحت بھی کوئی نہیں بلکہ بہتر و افضل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص149

محدث فتویٰ